انتخاب

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی سے شائع ہونے والے سلسلہ "مجموعہ قوانینِ اسلام" حصہ اوّل و دوم پر ہندوستان کے معروف علمی مجلّہ "معارف" کے شمارہ نومبر ۱۹۶۹ء کا تبصرہ نذرِ ناظرین کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

مجموعہ قوانینِ اسلام حصہ اوّل و دوم | مرتبہ جناب تنزیل الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ۔ ضخامت بالترتیب: ۲۴۰۔ ۸۲۱ صفحات۔ کاغذ عمدہ۔ خوبصورت ٹائپ۔ قیمت مجلد ۱۵ اور ۳۰ روپے۔ پتہ: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵ اسلام آباد۔

انسانی تہذیب و معاشرہ میں ترقی کے ساتھ نئے نئے مسائل کا پیدا ہونا قدرتی ہے۔ یہ ہمارے فقہاء و مجتہدین کا بڑا کارنامہ ہے کہ وہ کتاب و سنت کی روشنی میں ان کا حل نکالتے رہے اور اپنے زمانہ کے تمام معاملات اور زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اسلامی قوانین کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع و مرتب کر گئے جس کی مثال اس دور کی قوموں میں نہیں مل سکتی۔ اور آج بھی بہت سے مسائل میں ان سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن جب سے مسلمانوں میں تفقہ و اجتہاد کا دروازہ بند ہوا، نئے مسائل کے حل کا دروازہ بھی بند ہو گیا اور ہمارے فقہاء پرانے دائرے میں محدود ہو کر رہ گئے۔

اس دور کی ترقی کی رفتار کے اعتبار سے زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق اتنے نئے اور پیچیدہ مسائل پیدا کر دیئے ہیں کہ ان کا حل اسلامی معاشرہ کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ ہماری نئی نسلیں اس سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ اس لئے فقہ کی جدید تدوین کا مسئلہ عرصہ سے اسلامی مفکرین کی نگاہ میں ہے اور اسلامی حکومتوں نے اسی نقطۂ نظر سے مسلمانوں کے پرسنل لاء کے مجموعے بھی مرتب کئے جن کی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔ فقہ کی تدوین جدید کو تین قسم کے مسائل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:-

۱۔ ان مسائل کا حل جو بالکل نئے اور اسلامی قوانین سے متصادم ہیں۔

۲۔ وہ مسائل جن کا حل فقہی مذاہب میں موجود ہے لیکن تقلید شخصی نے ان کے حل میں دشواری پیدا کر دی ہے۔

۳۔ جدید طرز پر فقہی مسائل کی تدوین۔

پہلے کام میں بڑی دشواریاں ہیں، ان سے عہدہ برآ ہونا آسان نہیں ہے۔ اس کو اسلامی حکومتیں وسیع النظر جدید ماہرینِ قانون کی مدد سے انجام دے سکتی ہیں، لیکن دشواری یہ ہے کہ سعودی عرب کے علاوہ تمام اسلامی کا نقطۂ نظر مغربی ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ جدید مسائل اور اسلامی قوانین میں ممکن حد تک مطابقت پیدا کرنے کی بجائے مغربی قوانین کو اختیار کر لیتی ہیں۔ اس لئے اسلامی نقطۂ نظر سے ان مسائل کا حل آج تک نہ ہو سکا۔

دوسرے دونوں کام نسبتہً آسان ہیں، اس لئے ترکی، مصر اور شام وغیرہ کی حکومتوں نے مسلمانوں کے پرسنل لاء مجموعے مرتب کئے مگر اس کا نقطۂ نظر بھی عام طور سے مغربی ہے۔ اب پاکستان کے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی نے اس کو شروع کیا ہے اور دس جلدوں میں اسلامی قوانین کو جدید طرز پر مرتب کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کی تین اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ پہلی اور دوسری جلدیں ہمارے پیشِ نظر ہیں۔ پہلی جلد قانونِ ازدواج پر ہے اور دوسری طلاق پر، ـــــــــ فاضل مرتب پرانے وکیل ہیں، عربی سے بھی واقف ہیں اور اسلامی قانون کے ماخذوں پر پوری نظر ہے۔ اس لئے انھوں نے ازدواج اور طلاق کے جملہ مسائل اور ان کے متعلقات پر قرآن مجید، حدیث، آثارِ صحابہ اور آئمہ و مجتہدین کے اقوال کی روشنی میں بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور ان کو مختلف ابواب میں دفعہ وار کیا ہے، ان کا نقطۂ نظر حنفی ہے، مگر ہر مسئلہ کے متعلق دوسرے آئمہ اور شیعوں کا مسلک بھی بیان کر دیا ہے بعض جن میں دوسرے آئمہ کا مسلک قوی نظر آیا ہے بحث و تحقیق کے بعد اس کو اختیار کیا ہے، مگر کسی مسئلہ میں اسلام سے باہر قدم نہیں نکالا ہے، البتہ بعض مسائل میں جن کی سند ان ماخذوں میں نہیں ہے اور وہ فقہاء کی رائے ان کا اجتہاد ہے، دلیل کے ساتھ اختلاف کیا ہے، مگر اس کی مثالیں بہت کم ہیں۔ اسی کے ساتھ پاکستان کے رائج قانون میں جو چیزیں اسلامی قوانین کے خلاف ہیں ان کی پوری مخالفت اور ان میں ترمیم کی تجویز پیش کی ہے۔ درحقیقت علماء کے کرنے کا تھا جو ایک وکیل کے ہاتھوں انجام پایا۔

اتنے گوناگوں مسائل میں ہر مسئلہ میں مؤلف سے اتفاق ضروری نہیں ہے، مگر عام طور سے ان کا نقطۂ نظر ہے، اور مجموعی حیثیت سے "مجموعہ قوانینِ اسلام" کی ترتیب ان کا بڑا کارنامہ ہے اور پاکستان میں "فتاویٰ عا کے بعد اسلامی قوانین کی تدوین کی یہ دوسری کامیاب کوشش ہے جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یہ مجمو وکلاء، مفتیوں اور فقہ کے اساتذہ اور طلبہ سب کے مطالعہ کے لائق ہے۔

(معارف - اعظم گڑھ - نومبر ۱۹۶۹ء